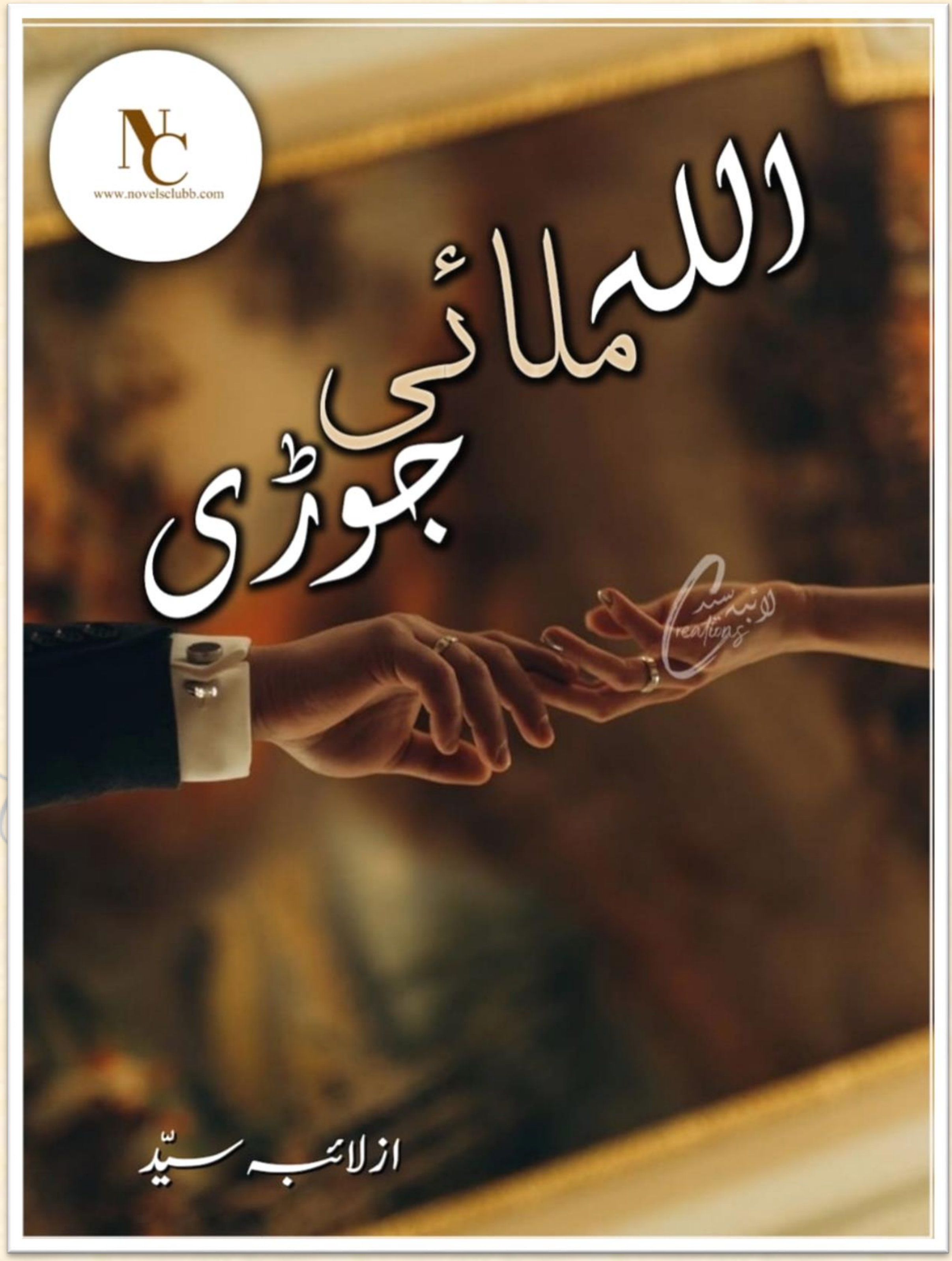
www.novelsclubb.com
اللہ ملائی جوڑی
از لائبہ سیّد

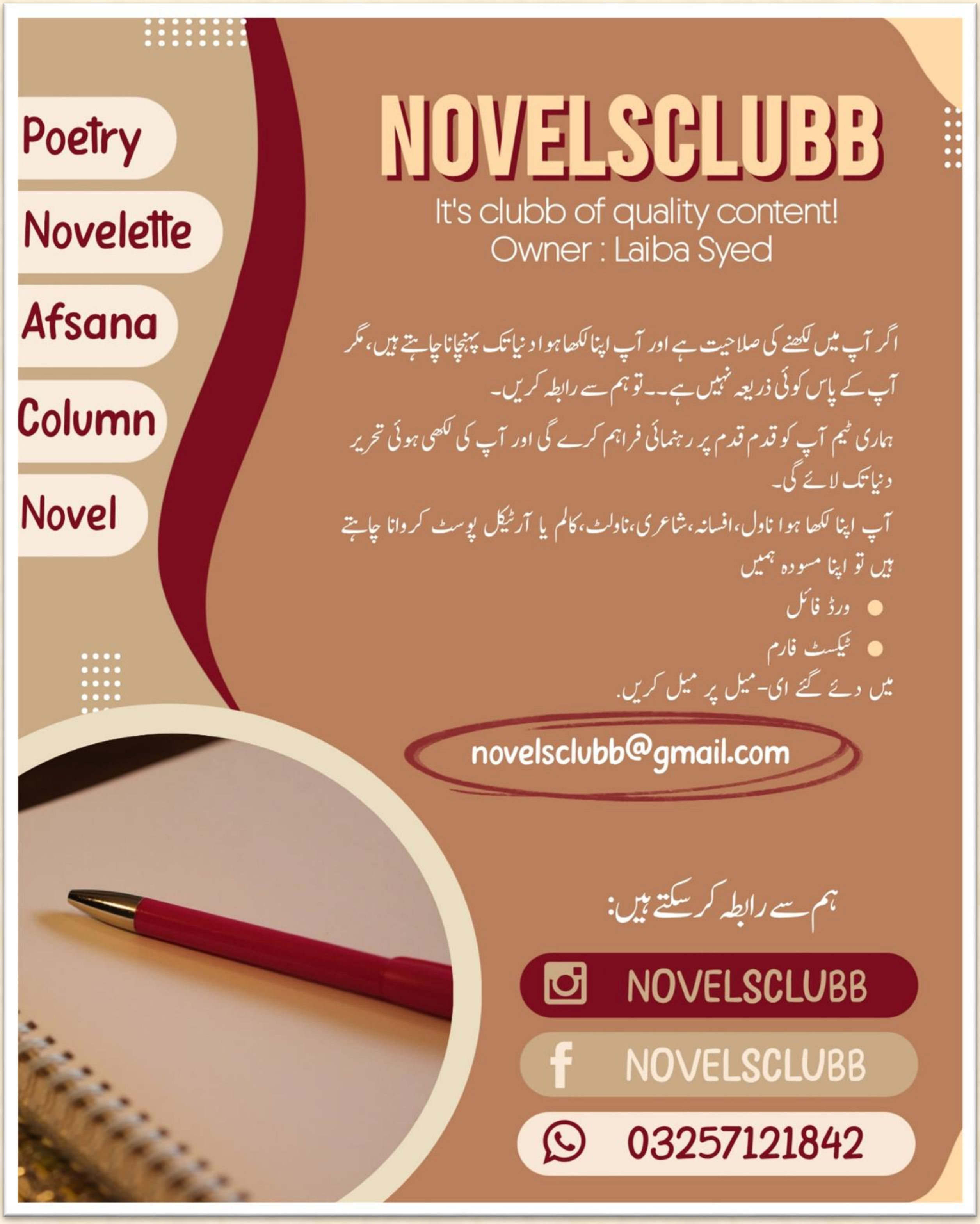
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اللہ ملائی جوڑی

از قلم

لائبہ سید

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "اللہ ملائی جوڑی" کے تمام جملہ حق لکھاری "لائبہ سید" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

خود کی ذات سے انسکیور ہر انسان کے نام!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آغاز:

شبِ عروسی کی طرز کا سجا وہ درمیانہ کمرہ، جو نئے فرنیچر سے آراستہ تھا، کمرے میں تازہ تازہ رنگ وروغن کیا گیا تھا کہ وہ خوشبو ابھی تک قائم تھی۔ کمرے کے وسط میں ایک اونچی پشت والا بیڈ تھا، جس پر گلاب کے پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔ بیڈ کے وسط میں وہ وجود بیٹھا تھا، کہ اگر اندھیرا ہوتا تو شاید نظر ہی نہ آتا۔ گہرے سرخ رنگ کے عروسی جوڑے میں ملبوس وہ وجود "لیلیٰ اکرام" کا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی "لیلیٰ مجتبیٰ" بنی تھی۔ گہرا عروسی میک اپ کئے، گولڈن جیولری پہنے، ہاتھوں پر مہندی لگائے وہ پور پور مجتبیٰ احمد کے لئے سجائی گئی تھی، مگر عجب بات تھی، نہ اس کے دل میں کوئی خوشی تھی، نہ کسی سکھی سہیلی نے اس کا سنگھار کرتے اسے شوخ جملوں کا تبادلہ کرتے چھیڑا تھا۔ یہ کیسی شادی تھی؟ اسے تو گویا کسی بوجھ کی طرح اتار پھینکا گیا تھا۔

لیلیٰ اکرام پر یہ نام بالکل سوٹ کرتا تھا کیونکہ وہ کالی رات کی مانند ہی تو تھی۔ نہ وہ سانولی تھی، نہ ہی وہ کبھی "براؤن رنگ" لگانے پر فلیکس کر سکی تھی، کیونکہ اس کی رنگت سیاہ تھی۔

چار بہنوں اور ایک بھائی کی وہ سب سے بڑی بہن تھی۔اس کے باقی بہن بھائی ایک سے بڑھ کر ایک تھے،سب سے خوبصورت تو ماہ گل تھی، بالکل اپنے نام کی طرح گلاب کے پھول جیسی۔وہ اکثر اسے چھیڑا کرتی تھی کہ اماں ابا نے لیلٰی باجی کو افریقہ سے امپورٹ کیا ہے،اور وہ بس مسکرا دیتی۔خاندان کی ہر دعوت کے بعد اس پر ایک زلزلہ ٹوٹتا تھا،ماں سب کی باتیں سننے کے بعد ساری تلخی اس پر نکالتی تھی۔گویا سیاہ رنگت میں اس کا کوئی قصور ہو۔روز نت نئے نسخے،کریمیں اور نجانے کیا کیا وہ اپنی بائیس سالہ زندگی میں استعمال کرتی آئی تھی۔

پڑھنے کا شوق بہت تھا مگر ایف اے کے بعد پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا،وجہ مالی مسائل نہیں تھے،ان کے والد کی شہر کی مصروف مارکیٹ میں کپڑے کی بڑی دکان تھی۔وجہ اس کا اعتماد تھا۔اس نے ہوش سنبھالتے ہی یہ سنا تھا کہ اس میں کوئی نقص ہے،ایک دن آئینہ دیکھا تو پتہ چلا کہ کیا نقص ہے۔گہری سیاہ رنگت کو یہ معاشرہ نقص ہی تو کہتا ہے،کلاس کے بچے اسے ساتھ بیٹھنے نہ دیتے، گویا وہ نجس ہو۔کوئی اسے "کالی ماتا" کہتا تو کسی کو اس کے مذہب کی فکر ہوتی،"مسلمان تو اتنے سیاہ نہیں ہوتے، تم عیسائی ہو کیا؟" یہ جملہ بھی اسے رٹ چکا۔آنے والے سالوں میں اس کا یہ نقص اس کا سارا اعتماد لے اڑا۔کالج میں نت نئے فیشن کرنے والی لڑکیوں کے سامنے وہ اتنا دبی تھی کہ نہ ہی اچھے نمبر لے سکی اور نہ ہی یونیورسٹی میں داخلہ۔

چار سال پہلے انٹر پاس کرنے کے بعد اس نے خود کو اپنے کمرے میں قید کر لیا تھا۔اس کے خاندان میں سارے مکمل تھے، قد کاٹھ میں، رنگت میں، نین نقش میں۔ صرف دو لوگ تھے جو نامکمل تھے ایک لیلیٰ اکرام اور ایک مجتبیٰ احمد۔اور اللہ نے ان کی جوڑی ملادی تھی، مہینہ پہلے ہی تو رشتہ ہوا تھا اور ماہ گل ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی کہ "اللہ ملائی جوڑی، اک انھا (اندھا) تے اک کوڑھی۔" ماہ گل بعض اوقات بہت تلخ جملے کہہ جاتی تھی، بلکہ خاندان کے تمام مکمل لوگ ہی ان دونوں کا مذاق اڑاتے تھے،اور خاندان کی دعوتوں میں وہ دونوں وجود ہی غائب ہوتے تھے۔ بڑے عرصے تک اس نے اپنے اس نقص کی وجہ سے آنسو بہائے تھے،ان گنت بار اس کا دل ٹوٹا تھا۔لوگوں کے جملے کانوں میں تیزاب کی طرح لگتے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اللہ نے کہیں بھی سیاہ رنگت کو نقص نہیں کہا، برا نہیں کہا، بلکہ اللہ نے کسی کا دل دکھانے والے کو برا کہا ہے۔ تو لیلیٰ اکرام بری نہیں تھی، وہ مکمل لوگ برے تھے۔

خیر جوڑی تو ان کی واقعی اللہ ملائی تھی، سیاہ رنگت کی حامل پانچ فٹ ایک انچ قد والی لیلیٰ کے لئے کسی گورے چٹے کا رشتہ تھوڑی آنا تھا، اس کے لئے پانچ فٹ دس انچ قد، سانولی رنگت اور پتلی جسامت والے مجتبیٰ احمد جیسے شخص کا ہی رشتہ آنا تھا جس کے پاس ابھی تک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوئی مستقل نوکری بھی نہیں تھی۔ مجتبیٰ نے ایم اے اکنامکس کیا تھا اور ابھی تک بے روزگار تھا، وہ عارضی طور پر مختلف کالجز میں لیکچرز دیتا تھا، کبھی کبھار اکیڈمی بھی پڑھا دیتا تھا۔ تائی نے لیلیٰ کا رشتہ مانگا تو ماں نے فوراً ہاں کر دی۔

"اماں! گھر مرد کی جیب سے چلتے ہیں اور شادی عورت کے حسن سے کامیاب ہوتی ہے۔" رشتہ آنے کے اگلے دن بعد اس نے ماہ گل کی بات سنی تھی۔

"کیا کروں پھر؟؟ بٹھائے رکھوں اسے اپنے سینے پر؟ باقیوں کا نہ کروں؟ ایک سال چھوٹی ہے تو اس سے، تیرے رشتے آ رہے ہیں، مگر اسے کوئی نہیں لے رہا۔" وہ رضائی ٹانکتے ہوئے بڑے تلخ لہجے میں بولی، لیلیٰ نے ان کی بات سن کر چپ سادھ لی تھی۔ انکار کرنے کی نہ اوقات تھی نہ اجازت۔ سو آج وہ رخصت ہو کر مجتبیٰ احمد کی سیج پر آ بیٹھی تھی۔

اپنی سیاہ ہتھیلیوں پر نظریں جمائے وہ اپنی اب تک کی زندگی کو یاد کر رہی تھی، کوئی بھی واقع خوشگوار نہیں تھا۔ بقیہ زندگی نجانے کیسی گزرنی تھی۔ ایک لمبی سانس فضا کے سپرد کرتی وہ سر اٹھا کر کمرے میں نظریں دوڑانے لگی، گھڑی بارہ بجا رہی تھی اور وہ نو بجے سے کمرے میں تھی۔ مجتبیٰ اب تک نہیں آیا تھا۔ ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آیا، لیلیٰ سرعت سے سر جھکا گئی۔ وہ دھیرے دھیرے چلتا اس کے

پاس بیڈ پر آبیٹھا۔ سفید کرتا پاجامہ پہنے، پتلی جسامت والا وہ مرد کچھ توقف بعد اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"السلام علیکم!" اس کی آواز بہت بھاری تھی، لیلیٰ نے آج غور کیا تھا۔

"معذرت آپ کو انتظار کرنا پڑا۔" وہ بولا تو لیلیٰ نے ذرا سا سر اٹھایا تو نظریں اس کے باہم ایک دوسرے میں پیوست ہاتھوں پر گئیں۔ اس کے ہاتھوں کی نسیں ابھری ہوئی تھیں۔ لیلیٰ کو اس کے ہاتھ اچھے لگے تھے۔

"آپ چینج کر لیں لیلیٰ، اگر تھکاوٹ محسوس کر رہی ہیں تو۔" وہ جھجک کر بول رہا تھا، دونوں کی آپس میں کوئی بے تکلفی نہیں تھی، بلکہ باقی تمام کزنز ایک دوست سے کافی حد تک فرینک تھے۔ لیلیٰ سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ قدم نیچے رکھے تو چپل نہیں تھے، اس کی ہیل ہی تھی جو اس نے اتاری تھی، وہ شش و پنج میں کھڑی ٹانگیں لٹکائے یونہی سوچنے لگی کہ کیا کرے، ماہ گل نے چپل تو رکھی تھی سوٹ کیس میں لیکن وہ کہاں تھی اور کس میں تھی، یہ اسے یاد نہیں تھا

"اُفف! اب سارے سوٹ کیس کھولنے پڑیں گے۔" وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی، کاش گل کو ہی کہہ دیا ہوتا۔

"کیا ہوا؟"اسے شش و پنج میں مبتلا دیکھ کر وہ بولا

"وہ چپل نہیں ہے میرے پاس۔"وہ اٹک کر بولی،اس کی ملکیت میں آئے پہلی دفعہ بولی تھی تو فطری جھجک آڑے آرہی تھی۔

"اچھا۔۔۔یہ پہن لیں۔"وہ بیڈ کے پاس پڑی اپنی چپل اس کے آگے رکھ گیا۔لیلیٰ نے جھجکتے ہوئے وہ چپل پہن لی،مگر اسے لگا کہ شاید چپل نے ہی اسے پہن لیا ہے،بھاری لہنگا اور بڑی چپل پہننے کے نتیجے میں وہ اگلے ہی پل لڑکھڑائی،مگر مجتبیٰ نے اسے بازو سے تھام کر گرنے سے بچالیا۔وہ گرنے کے ڈر سے اس کی قمیض کو سینے سے مٹھیوں میں جکڑ گئی۔جبکہ بڑی بڑی سیاہ گہری آنکھیں خوف و ہراس سے پھیل گئیں۔

"دھیان سے۔"وہ بولا تو اس کی آواز اور گرم سانسیں سیدھا لیلیٰ کے دائیں کان سے ٹکرائیں،وہ جھرجھری لے اٹھی۔

"یہاں بیٹھیں۔"وہ اسے سہارہ دیتا بیڈ پر واپس بٹھا گیا،لیلیٰ دھڑکتے دل سے اسے الماری کی طرف جاتا دیکھنے لگی۔کچھ لمحوں بعد وہ پلٹا تو ہاتھ میں ایک چپل کا ڈبہ تھا۔

"آپ کی ضرورت کی کچھ چیزیں میں نے چند دن پہلے ہی لی تھیں۔اس خانے میں باقی چیزیں بھی ہیں،ٹوتھ برش، فیس واش،وغیرہ۔" وہ الماری کی طرف اشارہ کر رہا تھا،لیلیٰ سر ہلا گئی۔وہ جوتے کا ڈبہ کھولتا سیاہ رنگ کی اس نفیس سی چپل کو اس کے پیروں میں رکھ گیا۔

"پہن لیں۔" اسے غائب دماغی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ بولا تو لیلیٰ نے وہ چپل پہن لی،وہ اس کے پیروں میں بالکل فٹ تھی۔وہ حیرانی سے دیکھنے لگی، بھلا اسے اس کے نمبر کا کیسے پتہ؟

اپنا ایک ٹراؤزر شرٹ لے کر وہ واشروم میں غائب ہوا تو وہ اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی، دھیرے دھیرے وہ اپنا زیور اتارنے لگی، شروعات ہاتھوں سے کی تھی، انگوٹھیاں اتار کر اس نے چوڑیاں اور کنگن اتارے، بھاری جوڑے میں اتنی دیر سے کھڑی وہ ہانپ سی گئی، تبھی تولیے سے سر پونچھتا مجتبیٰ واشروم سے باہر نکلا، اسے دوپٹے سے الجھتا دیکھ وہ اس کے پاس چلا آیا۔لیلیٰ خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی، مجتبیٰ نے تولیہ پاس لگے سٹینڈ پر لٹکا کر کونے میں پڑا اسٹول کھینچ کر اس کے پاس رکھا۔

"اس پر بیٹھ جائیں، میں مدد کر دیتا ہوں آپ کی۔" وہ سادگی سے بولتا اس کا دل دھڑ کا گیا، دوپٹہ پنوں سے آزاد کر کے مجتبیٰ نے اس کے وجود سے نہیں اتارا تھا، وہ اس کی شرم و حیا کو سمجھ رہا تھا۔ ایک ایک کر کے وہ اس کے جوڑے میں لگی ساری پنیں اتار گیا۔

"شکر۔" لیلیٰ نے بے ساختہ ایک شکر کا سانس لیا، پارلر والی نے نجانے کون کون سے سپرے اس کے بالوں میں کی تھی، کہ اس کے بال اکڑ چکے تھے، اس وقت وہ بس بال دھو کر پر سکون ہو کر سونا چاہتی، مگر خواہشات کسی اور کی تابع ہو چکی تھیں۔ ساری پنیں اتار کر مجتبیٰ اب انہیں اکٹھا کر رہا تھا، لیلیٰ نے نوٹ کیا وہ کافی نفاست پسند تھا، تبھی وہ ہاتھ بڑھا کر گردن میں پہنا ہار اتارنے لگی، بھاری دوپٹہ اس کے کندھوں پر پڑا تھا، دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے نیکلس کی ڈوری کھولنے کی کوشش کی، مگر وہ شاید بالوں میں اٹکی تھی، کھینچنے پر اس کی بے ساختہ آہ نکلی۔

"ارے رکیں! میں کر تو رہا ہوں۔" وہ فوراً اس کے ہاتھ تھام کر ذرا خفگی سے بولا، اور بہت آرام سے اس کی ڈوری کھول دی۔

"آپ کے کپڑے بھی ادھر الماری میں ہیں۔" اس کی جیولری کو سمیٹتا وہ مصروف سے انداز میں بولا، لیلیٰ نے ایک گہرے نیلے رنگ کا لان کا جوڑا نکالا اور واشروم میں گھس گئی۔

کچھ دیر بعد نہا کر نکلی تو وہ کھانے کی ٹرے اور چائے کے کپ لئے بیٹھا اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ بال وہ واشروم سے ہی خشک کر آئی تھی سو باہر آ کر بس دونوں سائیڈوں سے پکڑ کر ایک چھوٹا سا کیچر لگا لیا۔

"کھانا کھالیں، پھر چائے ٹھنڈی ہو جائے گی۔" وہ دونوں نہایت سوچ سمجھ کر اور فارمل انداز میں باتیں کر رہے تھے۔ لیلیٰ تو اپنی فطری جھجک کے باعث زیادہ بات نہیں کر رہی تھی، مگر ان دونوں کے بات نہ کرنے کی دوسری بڑی وجہ ان کی خود کی ذات تھی۔ دونوں میں کی اعتماد کی کمی تھی۔ لیلیٰ ہمت مجتمع کرتی صوفے پر بیٹھ گئی۔

"وہ میرا شوہر ہے، مجھے اتنا ہچکچانے کی ضرورت نہیں۔" وہ تہیہ کر چکی تھی۔

"وہ میری بیوی ہے، اگر میں ہی گریز کروں گا تو رشتہ آگے کیسے بڑھے گا۔" دوسرے طرف بھی ارادے پختہ تھے۔

لیلیٰ نے ایک ہی پلیٹ میں سالن نکالا تو مجتبیٰ حیران ہوا، مگر جب اس نے پہلا لقمہ اس کے منہ کے سامنے کیا تو اب کی بار لیلیٰ حیران ہوئی اور پھر دونوں ہنس دیئے۔

اس کے کانوں میں ماہ گل کی آواز گونج رہی تھی، اس شادی کو کامیاب کرنے کے لیے اس معاشرے کے مطابق وہ دونوں ہی نااہل تھے، مگر خدا نے کامیاب شادی کا راز باہمی

محبت رکھا ہے، اوران دونوں نے محبت اور عزت چن لی تھی۔ نجانے جیت کس کی ہونے والی تھی۔۔

oooooo

اگلے دن ولیمہ بھی یونہی مصروفیت میں گزر گیا، وہ دونوں خاندان کے لوگوں کے بیچ بیٹھے کن اکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے، ایک خوش، شوخ نوبیاہتا جوڑا ہی لگ رہے تھے۔ کئی نظروں نے حیرت سے انہیں مسکراتے دیکھا اور پھر تالی مار کر ہنس دیتے یہ کہتے ہوئے کہ: "اللہ ملائی جوڑی، اک انھاتے اک کوڑھی"۔

oooooo

ولیمہ ختم ہوا تو زندگی دھیرے دھیرے معمول پر آنے لگی، آج شادی کے بعد مجتبیٰ نے پہلی دفعہ کالج جانا تھا۔ اس کے سسرال میں زیادہ لوگ نہ تھے، ایک نند جو یونیورسٹی جاتی تھی، ساس اور سسر۔ اس کی تائی کافی نرم تربیت کی مالک تھی۔ لیلیٰ نے بھی زندگی معمول پر آتے ہی گھرداری سنبھال لی تھی، آج وہ صبح سے کچن میں گھسی ناشتہ بنا رہی تھی، گاجری رنگ کے سادے سے لان کے جوڑے میں، لمبے گھنے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائے، سوٹ کے ہم رنگ دوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ کافی مصروف لگ رہی تھی۔ مجتبیٰ تیار ہو کر اپنا بیگ

لئے ڈائننگ ٹیبل پر آ بیٹھا، ایک نظر مصروف سی بیوی پر ڈالی اور مسکرا دیا۔ چند دنوں میں وہ دونوں ایک دوسرے سے مسکرا کر ہی باتیں کر رہے تھے، یہ گویا ان کی خاموشی کی زبان تھی۔ اس نے پائے بنائے تھے اور سب نے ہی بہت تعریف کی تھی، وہ بس ہلکا سا مسکرا دی۔ مجتبیٰ جانے کے لئے اٹھا تو اس کی ساس فوراً بولی: "جاؤ بیٹا! گیٹ تک رخصت کر آؤ مجتبیٰ کو۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولیں تو وہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ مجتبیٰ نے گیٹ کے پاس کھڑی بائیک کو سٹارٹ کیا تو لیلیٰ گیٹ کھولنے کے لیے آگے بڑھی۔

"کافی چمک رہی ہیں آج۔" وہ گیٹ سے بائیک نکالتے ہوئے دو پل کو اس کے پاس رکا، دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کا گال چھوا اور چلا گیا، جبکہ وہ اسی لمحے کے حصار میں قید وہیں کھڑی رہی۔

"کیا وہ اس کی تعریف کر کے گیا تھا؟" وہ بے یقین سی تھی۔ یقین کیسے آتا، اپنی بائیس سالہ زندگی میں اس نے پہلی دفعہ کسی سے اپنے حسن کی تعریف سنی تھی، کسی نے اس کے چہرے کی، اس کی ذات کی تعریف کی تھی۔ وہ واپس آ کر کتنی ہی دیر خود کو آئینے میں دیکھتی رہی۔

Clubb of Quality Content

"ویسی ہی تو ہوں، کچھ بھی تو نہیں بدلا، پھر انہوں نے ایسا کیوں کہا؟" جب اسے اپنے چہرے پر ڈھونڈنے سے بھی کوئی کشش نظر نہ آئی تو تھک کر واپس بیٹھ گئی۔

"یونہی کہہ دیا ہو گا۔" وہ بے دلی سے کمرہ سمیٹنے لگی۔

دوپہر کو بھی یونہی غائب دماغی سے کھانا بنا رہی تھی، جب کوئی چپکے سے اس کی پشت پر آ کھڑا ہوا اور بھاری آواز میں اس کے کان کے قریب گنگنایا۔

"او میری لیلیٰ، لیلیٰ، لیلیٰ۔"

وہ چونک کر پلٹی تو وہ چہرے پر بھرپور مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"سلام بھی لیتے ہیں۔" اسے شرماتے دیکھ وہ ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے سر پر بجا کر بولا۔

"آنے والے کا فرض ہوتا ہے سلام لینا۔" وہ جتا کر بولی، اور ریک سے گلاس لے کر اسے پانی دینے لگی۔

"چلیں جناب ہم لے لیتے ہیں، السلام علیکم!" مجتبیٰ نے پانی کا گلاس تھامتے ایک شوخ سی جسارت کرتے کہا، وہ بوکھلا کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

Clubb of Quality Content

"شرم کریں، کچن ہے ابھی تائی امی آجائیں گی۔" وہ بے دھیانی میں اس کے بازو پر چپت مار گئی۔

"آنے دو میں بتاؤں گا انہیں کہ ان کی بہو رومانس کرنے پر چپیڑیں مارتی ہے۔" وہ شوخ سی مسکراہٹ سے بولا تو لیلیٰ ہنس دی۔

"جلدی آگئے آپ؟" وہ ہنڈیا میں چمچ چلاتی سوال کرنے لگی

"ہاں! کچھ بچوں کے پیپر ہو رہے ہیں تو کلاسسز نہیں ہوئیں۔" اس کے جواب پر لیلیٰ نے سر ہلایا۔ اگلے دن ان کی ایک پھپھو زاد آگئیں، ان کے شوہر پٹرولنگ پولیس میں تھے، اور وہ شادی پر نہ آسکی تھیں۔ لیلیٰ کچن میں کھانا بنا رہی تھی، جب مجتبیٰ بھی اٹھ کر اس کے پاس آگیا، ایک تو اسے لوگوں میں بیٹھنے اور بات کرنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا، دوسرا اس نے لیلیٰ کی کھانا بنانے میں مدد کرنے کا سوچا تو کچن میں چلا آیا، ان کی پھپھو زاد فرحین کے دو بچے تھے، جبکہ کچھ خاندان میں سب سے بڑی کزن ہونے کا رعب تھا اور کچھ ان کے شوہر کی نوکری کا کہ خاندان میں ہر کوئی ہی ان سے دبتا تھا، لیلیٰ کی امی کو فرحین کے آنے کی خبر ہوئی تو وہ بھی چلی آئیں۔

"ممانی ویسے بڑی زیادتی کر دی آپ نے لیلیٰ سے، ارے کہاں وہ تنکے کی جان والا مجتبیٰ۔" وہ ادھر ادھر دیکھتیں سر گوشی سے بولیں، کچن میں موجود لیلیٰ اور مجتبیٰ کے کان کھڑے ہوئے۔ "مجھے تو ویسے ہی مردانہ کمزوری کا شکار لگتا ہے۔" اس کی بات پر لیلیٰ کی ماں نے پہلو بدلا، "نہ کوئی کام نہ دھندا، بس کالی ہی تھی رنگ کی، اور تو کوئی نقص نہیں تھا آپ کی بیٹی میں، قسمے بڑی زیادتی کی ہے آپ نے۔" وہ چائے میں بسکٹ ڈبو کر بڑے افسوس سے بولیں۔

لیلیٰ سرعت سے پلٹی، کچن میں موجود ٹیبل پر مجتبیٰ بیٹھا پیاز کاٹ رہا تھا، اس کی نظریں خود پہ محسوس کرتے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔ یہ الفاظ تو نئے نہیں تھے، وہ اپنے تمام دوستوں سے، کزنز سے حتیٰ کے کچھ سٹوڈنٹس سے بھی ایسا "مذاق" سن چکا تھا، اب تو اسے لگتا تھا کہ ایسے الفاظ اثر ہی نہیں کرتے۔

"کیا ہوا ہے؟" مگر اسے غلط لگتا تھا، یہ الفاظ آج بھی اتنے ہی تکلیف دہ تھے، اس کا ثبوت اس کی بھاری آواز تھی۔ اسے خود کی ذات سے زیادہ لیلیٰ کی ذات پر کئے گئے تبصرے کا دکھ ہوا تھا۔ اس کی بیوی کی روح پر بھی ایسے ہی زخم لگے تھے۔ وہ دو قدم چلتا اس تک آیا۔

"خوبصورتی کی ایسی کوئی کتاب نہیں جس میں لکھا ہو کہ سیاہ رنگت والے انسان خوبصورت نہیں ہوتے۔" وہ اس کے مقابل کھڑا ہوتا مضبوط لہجے میں بولا۔

"اور کاملیت کی ایسی کوئی کتاب نہیں جو کہتی ہے کہ پتلے لوگ نامکمل ہیں۔" وہ بولتے بولتے روپڑی، دونوں ایک دوسرے کو دلاسہ دے رہے تھے، ایک دوسرے کی تکلیف پر مرہم رکھ رہے تھے۔

"میرا شوہر ایک مکمل، پرفیکٹ انسان ہے، اور میرے مجتبیٰ کا دل سب سے خوبصورت ہے۔" وہ روتے روتے اس کے سینے سے لگ گئی، مجتبیٰ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا، اپنی ذات کے بارے میں کوئی خوشگوار جملہ اس نے آج پہلی دفع سنا تھا۔

"پیاز میں کاٹ رہا ہوں، رو تم رہی ہو۔" اسے اپنے سامنے کرتا وہ نارمل سے انداز میں بولا

"میں نہیں رو رہی۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی، اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا، کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر کرسی پر جا بیٹھا۔ اس کا ساس کھانے کا پوچھنے آئی تھیں۔

oooooo

کھانے کا دور چلا تو فرحین باجی پھر ٹھٹھے لگانے لگی۔

"ارے لیلیٰ! مجتبیٰ کے ساتھ کوئی بھاری چیز باندھ کر بھیجا کر باہر، اڑ گیا کہیں تو کہاں ڈھونڈتے پھریں گے۔" اس کے ٹھٹھے پر اس کے بچوں کے سوائے کوئی بھی نہیں ہنس رہا تھا۔ لیلیٰ نے ایک سنا، دو سنے، تین، چار اور پھر اس کی بس ہوئی۔

"مجتبیٰ! کوئی نوکری وغیرہ بھی ملی ہے یا نہیں؟" اب کی بار آواز میں طنز تھا، اس سے پہلے مجتبیٰ اچھے بچے کی طرح جواب دیتا لیلیٰ بول پڑی۔

"الحمدللہ! فرحین باجی لیکچرار ہے میرا شوہر، بہت اچھا گزارا ہو رہا ہے، کم بھی ہیں تو کیا ہوا، حلال تو ہیں نا۔ حرام کے دس روپوں سے حق حلال کا ایک روپیہ کافی ہے۔ کیا فائدہ ایسی دولت کا آخرت میں عذاب الگ اور دنیا میں شکل پر لعنت الگ۔ یہ اتنے بڑے بڑے پیٹ ہوتے ہیں حرام کھانے والوں کے۔ اور شکل ایسی منحوس ہو جاتی ہے۔۔ چچ، چچ، چچ۔۔ اب کیا بتاؤں آپ کو فرحین باجی، اللہ معاف ہی رکھے بس۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی معصومیت سے بول رہی تھی۔

"فرحین باجی! زیاد بھائی جان کا کون سا مہینہ چل رہا ہے بھلا؟" چائے کا گھونٹ بھرتی وہ بڑی سنجیدگی سے بولی، فرحین رک کر اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے لگا آپ شاید تھک گئی ہیں تو زیاد بھائی نے سوچا کہ اب فیملی وہ بنالیں، آپ ریسٹ کریں۔"اس کا اشارہ فرحین کے شوہر زیاد کے بڑھے ہوئے پیٹ کہ طرف تھا، فرحین سٹپٹا گئی۔ جبکہ لیلٰی کی ساس اور نند نے مسکراہٹ دبائی۔ بات مکمل کرتے ہی لیلٰی نے ایک پُرزور قہقہہ لگایا، مجتبیٰ ابھی تک اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، لیلٰی نے اس کا ہاتھ دبایا اور آنکھوں ہی آنکھوں سے گھورا، اور اگلے ہی پل وہ اس کی بات سمجھتا بلند مصنوعی قہقہے لگا رہا تھا۔

"لعنت ہے مجتبیٰ تیری مردانگی پر، کیسے وہ ذلیل کر رہی ہے مجھے اور تو ٹھٹھے لگا رہا ہے۔"وہ ناگ کی طرح پھن پھیلا کر بولی۔

"ارے غصہ نہ کریں باجی! وہ بس مذاق کر رہی ہے، ویسے بھی ہمارے گھر میں "عزت کریں اور عزت کروائیں" کا اصول چلتا ہے، ہم تو خود عزت کرتے ہیں تو پھر عزت ملتی ہے۔"اس سے پہلے کہ اس بات کا جواب بھی لیلٰی دیتی، وہ اس کا ہاتھ دبا کر ذرا لاچاری سے بولا، فرحین کو لگا اب اس کی کوئی نہیں سنے گا سو سامان باندھا اور واپسی کی راہ لی۔

"اگلی دفعہ جب میں آپ کا ایسے ہاتھ دباؤں تو سمجھ جانا کہ آپ نے اب قہقہے لگانے ہیں، ٹھیک ہے؟"لیلٰی رات کو اسے سمجھا رہی تھی۔

"اور جب میں تمہارا ہاتھ دباؤں تو سمجھ جانا کہ اب تم نے چپ ہونا ہے، مجھے لڑنا نہیں آتا یار، سیدھا سادھا سا بندہ ہوں۔" وہ ہنستے ہوئے سادگی سے بولا۔

"میرے لئے بھی نہیں لڑیں گے؟" وہ سیاہ رنگت کی حامل لڑکی گردن اٹھائے، لہجے میں خفگی اور مان سموئے اس دبلی پتلی جسامت والے مرد کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"لڑنے کے لیے کون سا اشارہ رکھنا ہے؟" مجتبیٰ نے جھک کر اس کا گال چوم لیا، تو وہ تمتماتا چہرہ جھکا گئی، جبکہ اس کی بات نے ارد گرد تتلیاں بکھیر دی تھیں۔

"مجھے لڑنا نہیں آتا، لیکن تمہارے لئے سیکھ لوں گا۔" نرمی سے اس کی کمر کے گرد بازو کستا وہ اس کا ماتھا چوم کر بولا، لیلیٰ کے پیٹ میں تتلیاں رقص کرنے لگیں۔

"کیا دیکھ رہے ہیں؟" اسے مسلسل اپنی طرف تکتا پا کر وہ حجاب زدہ لہجے میں بولی

"تمہیں دیکھ رہا ہوں، تمہاری خوبصورتی دیکھ رہا ہوں۔" وہ تھوڑا سا جھک کر بولا

"نا کریں، نہیں نظر آئے گی۔" وہ خود ہی ہنس کر بولی

"تمہارے نزدیک خوبصورتی کیا ہے؟ گورا رنگ؟ اونچا قد؟ تیکھے نین نقش؟ یقین کرو مجھے تمہارے علاوہ دنیا کی کوئی عورت خوبصورت نہیں لگتی، میں تو نظر بھر کر دیکھتا بھی نہیں، کیونکہ میں جانتا ہوں وہ میری لیلیٰ کے معیار کی نہیں ہیں۔ تم اتنی خوبصورت ہو، میں

تمہیں دیکھتا ہوں میرا دل خوش ہو جاتا ہے، میں اپنی فکریں بھول جاتا ہوں، میرے دل میں سکون اتر جاتا ہے، کیا یہ خوبصورتی سے زیادہ قیمتی نہیں ہے؟" لیلٰی بنا آنکھیں جھپکے اسے سن رہی تھی۔

"تم اتنی خوبصورت ہو، تمہارا دل، تمہاری عادات، تمہارا اخلاق۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ خوبصورتی کا کیا معیار ہے، لیکن وہ جو بھی ہے، لیلٰی مجتبیٰ اس پر پورا اترتی ہے۔" اس کی کمر سے ہاتھ ہٹائے وہ اس کی دائیں گال پر ہاتھ جما گیا، لیلٰی ہنس دی، وہ شاید خوبصورتی کی تعریف نہیں جانتا تھا، یا شاید وہ ہی خوبصورتی کی اصلی تعریف جانتا تھا۔

OOOOOOO

ماہ گل کا ایک اونچے امیر گھرانے سے رشتہ آیا تو ماں نے چٹ منگنی پٹ بیاہ والا کام کیا۔ اتنا امیر، خوبصورت لڑکا، ایسے رشتے روز روز تھوڑی ملتے ہیں۔ ہفتے بعد ماہ گل کی شادی تھی، اور کچھ دن پہلے ہی مجتبیٰ جن دو کالجز میں سب سے زیادہ لیکچر دیتا تھا، وہاں سے نکال دیا گیا تھا۔ گھر والوں کو شادی کی شاپنگ بھی کروانی تھی اور ماہ گل کو تحفہ بھی دینا تھا، کاپی پنسل پکڑے وہ حساب کتاب میں مشغول تھا جب وہ چائے کا کپ لئے اس کے ساتھ براجمان ہوئی۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟" وہ اسے حساب کتاب دیکھ ایک نظر کاپی پر ڈال کر بولی

"کچھ نہیں بس، پیسوں کا حساب لگا رہا ہوں، یہ لو تم کل امی اور ردا کے ساتھ جا کر شادی کے کپڑے لے آنا، پھر ماہ گل کا تحفہ ہم دونوں پرسوں جا کر لے آئیں گے۔" وہ اسے بیس ہزار روپے پکڑاتے بولا

"اچھا۔۔آپ نہیں لیں گے کپڑے؟" اس نے پیسے نہیں پکڑے تھے

"یار مرد بھلا کب ہر شادی پر نئے کپڑے لیتے ہیں، ہماری خود کی شادی ابھی پرانی نہیں ہوئی، وہی پہن لوں گا۔" وہ ہنس کر بولا

"تو جناب یہ بھی جان لیں کہ ہر شادی پر نئے کپڑے فضول خرچ خواتین ہی بناتی ہیں اور آپ کی لیلیٰ فضول خرچ ہرگز نہیں ہے۔" وہ "آپ کی لیلیٰ" بڑا اترا کر کہا کرتی تھی، "شادی پر اتنے کپڑے بنائے تھے، وہی پہن لوں گی۔" وہ سکون سے کہتی اسے پر سکون کر گئی تھی۔

ویسے بھی کچھ دن پہلے ہی اس نے اپنی اور مجتبیٰ کی شاپنگ کی تھی۔ وہ جو منہ ہی بمشکل دھوتی تھی اب باقاعدہ اپنے کلر کمپلیکشن کے حساب سے اپنے کپڑے سیلکٹ کرنے لگی تھی۔ میک اپ اپنی سکن ٹون کے مطابق کرنے لگی تھی۔ اور صرف خود کو ہی نہیں، اس نے

مجتبیٰ کے سٹائل کو بھی کافی بدل دیا تھا، گوگل سے اس کی باڈی ٹائپ کے مطابق کپڑوں کے سٹائل تلاشتی، بالوں کے سٹائل، اور پھر وہی تصویر دے کر اسے سختی سے سرزنش کرتی کہ بار بر سے کہنا ایسے ہی بال کاٹے۔ وہ جان گئی تھی کہ looks معنی نہیں رکھتیں بلکہ آپ کا سٹائل، اور آپ کی شخصیت معنی رکھتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہی کسی دیکھنے والے کو آپ کی طرف راغب کرتی ہیں، ان دونوں چیزوں کو دیکھ کر ہی لوگ آپ سے متاثر ہوتے ہیں۔

ooooo

آج گل کی مہندی تھی، اور ہر بار کی طرح اس دفعہ وہ دونوں کسی اندھیرے کونے میں نہیں بیٹھے تھے، بلکہ ایک ٹیبل پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ لیلیٰ سنیپ چیٹ کا ہر فلٹر لگا کر ایک سیلفی لیتی اور پھر خود ہی کھلکھلا دیتی۔ تصویریں بنا کر فارغ ہوئی تو ریلز دیکھنے لگی۔ گویا وہ دونوں اپنی ہی دنیا میں مصروف تھے۔ پوری محفل میں چمکدار آنکھوں والی، تمتماتے چہرے، اور گالوں پر ہمہ وقت گلال کھلائے لیلیٰ مجتبیٰ چھائی ہوئی تھی، مجتبیٰ اور لیلیٰ کے قہقہوں سے لوگ مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے۔

"آپ کی بہو بہت خوبصورت، بااخلاق اور نیک بچی ہے، اللہ نصیب اچھے کرے۔" وہ آج زندگی میں پہلی دفعہ ہر کسی سے خود مل رہی تھی، تائی جان کی موجودگی میں وہ سبھی

عورتوں سے جھک کر سلام لیتی، ہم عمر لڑکیوں کو ہیلو ہائے کرتی شادی سے پہلے والی لیلیٰ نہیں لگ رہی تھی۔ مگر جہاں اتنی محبت ہو وہاں حسد بھی تو ہوتا ہی ہے۔ مہندی کی رسم سے فارغ ہو کر سبھی مہمان کھانا کھا رہے تھے، جب اس کے کسی کزن نے قصہ چھیڑا۔

"یار میرا ایک دوست تھا، اس نے ویزے کے لئے ایک افریقن سے شادی کر لی، ہم کہتے تھے بھائی اصل اندھیرا تمہاری زندگی میں آیا ہے۔" وہ بے ڈھنگا سا قہقہہ لگا کر بولا، ٹیبل پر موجود سبھی لوگوں نے اس کی بات پر نظریں اٹھا کر لیلیٰ کو دیکھا، جبکہ مجتبیٰ کھانے سے ہاتھ روک چکا تھا۔

"بھئی بیوی ایسی ہو کہ دیکھ کر دل خوش ہو جائے، نا کہ ایسی کہ شکل دیکھ کر الٹی کرنے کو دل کرے۔" وہ سیدھی سیدھی چوٹ کر رہا تھا، لیلیٰ نے ایک نظر مجتبیٰ کی بھینچی ہوئی مٹھیوں کو دیکھا اور دھیرے سے اس پر اپنا ہاتھ رکھ گئی۔

"جنید بھائی بالکل ٹھیک بات کی آپ نے، خیر صدف اور ردا بھی ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہیں، اور میں نے تو مجتبیٰ کو کھلی اجازت دی ہے دوسری کیا، تیسری اور چوتھی شادی کی بھی۔" وہ جنید کی بہنوں کا نام لے کر بولی، لیلیٰ کی ماں اپنی بیٹی کو حیرت سے دیکھ رہی تھی، بھلا وہ اتنی بااعتماد کب ہوئی؟ اسے تو بولنا بھی نہیں آتا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو لیلیٰ؟" ردا ایک دم چیخ کر بولی

"ارے چندہ! مجتبیٰ کو ایسی زبان دراز لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں۔" وہ بڑے لاڈ سے بولی، اور ساتھ ہی اپنا iconic قہقہہ لگایا، جبکہ اس دفعہ مجتبیٰ کو اشارہ دینے کی ضرورت نہیں پڑی تھی، اس کی خود ہی ہنسی نکل گئی، صرف اس کی ہی نہیں، اور بھی کئی لوگوں اس کی بات کا مطلب سمجھ کر مسکراہٹ دبا گئے تھے۔

"مذاق کر رہی ہوں یار! اہم اتنے کلوز ہیں ایک دوسرے کے اتنا مذاق تو چلتا ہی ہے۔" وہ کندھے اچکا کر بولی، اتنا عرصہ ہم نے بھی تو تم لوگوں کا مذاق سہا ہے، کچھ اپنا تھوکا بھی چاٹو تم سب لوگ۔

"برے لوگوں پر ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھ گندے کرنے سے بہتر ہے کہ بندہ انہیں نظر انداز کرے اور خود قہقہے لگائے، قہقہے کی چوٹ زیادہ گہری ہوتی ہے۔" اس کی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتی وہ بولی، کھانا کھا کر وہ لوگ ایسے ہی ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔

"سر میم، ایک فوٹو پلیز!" تبھی کیمرا مین ان کے پاس چلا آیا۔ مجتبیٰ نے مسکراتے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ اور دوسرا ہاتھ پاجامے کی جیب میں، گہرے سبز رنگ کے بھاری کامدار سوٹ میں ملبوس لیلیٰ مجتبیٰ، مہندی رنگ کے کرتے اور سفید پاجامہ زیب تن کئے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجتبیٰ کے پہلو میں کھڑی تھی۔تصویر بالکل مکمل تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کو مکمل کر رہے تھے۔

oooooooo

آج گل کا ولیمہ تھا اور اس نے گہرے میرون رنگ کی ساڑھی پہنی تھی۔ولیمے میں بھی وہ یونہی چہچہاتی پھر رہی تھی، مجتبیٰ کی شوخ سی نظریں اس پر ہی تھیں،وہ کچھ دیر بعد اسے کوئی ذو معنی اشارہ کرتا کہ وہ گلنار ہو جاتی۔مقلاوے پر جب ماہ گل گھر گئی تو لیلیٰ بھی گھر چلی آئی۔ماہ گل تو گھر آتے ہی کپڑے بدل چکی تھی جبکہ لیلیٰ ابھی مجتبیٰ کو رخصت کر کے مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور جیولری اتارنے لگی۔

"لیلیٰ۔تم۔۔تم آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔"اسے مسلسل خود کر دیکھتا پا کر لیلیٰ نے سوالیہ انداز میں نظریں اٹھائیں تو ماہ گل ہچکچا کر بولی،لیلیٰ قہقہہ لگا اٹھی۔

"بس کرو یار،ویسی کی ویسی ہوں۔افریقہ سے امپورٹ شدہ"وہ بڑے دل سے ہنسی تھی۔

"اسی لئے مجھے سمجھ نہیں آرہی لیلیٰ،کہ تم بالکل ویسی ہو کچھ بھی نہیں بدلہ مگر آج تم اتنی خوبصورت کیسے لگ رہی ہو؟"وہ جیسے کسی شش و پنج میں مبتلا تھی۔

"میں تمہیں بتاؤں اصل خوبصورتی کیا ہے؟" وہ پراسرار انداز میں بولتی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"حسن تو وجود ہی نہیں رکھتا، یہ تو محبت ہے جو نظروں میں ہے اور جو نظروں سے ہی دیکھی جاتی ہے، تم محبت بھری نظروں کو حسد والی نظروں سے نہیں دیکھ سکتی، دیکھو گی تو حسن نظر نہیں آئے گا، بدصورتی ہی نظر آئے گی۔" وہ مسکرا کر بولی

"میں نے آج تک اپنے رنگ کے بارے میں ان گنت باتیں سنی ہیں، ان گنت بار مذاق سنے ہیں، مجتبیٰ نے اپنی جسامت کو لے کر ان گنت بار تضحیک آمیز جملے سنے ہیں، مگر انہوں نے مجھے ایک بات بتائی۔۔" وہ چندپل کو رکی، ماہ گل اسے بغور سن رہی تھی

"ایک امیر گورے رنگ کا مالک، خوبصورت جسامت والا مرد جو عورت کو بے عزت کرتا ہے، جو اسے تحفظ نہیں دے سکتا کسے خوبصورت لگ سکتا ہے؟

ایک گورے رنگ کی، تیکھے نین نقش والی عورت جو اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتی، جو گھر نہیں بنا سکتی کسے خوبصورت لگ سکتی ہے؟" ماہ گل کو لگا کہ لیلیٰ نے اس کے منہ پر جوتا دے مارا ہو، اس کا دھیان بے ساختہ اپنی گردن پر موجود کنسیلر سے چھپے ان زخموں کی طرف گیا۔ تو کیا وقت کا پہیہ الٹا گھوم چکا تھا؟ کیا مکافاتِ عمل شروع ہو چکا تھا؟

"جس دن میں نے یہ جان لیا تھانا، اس دن میں نے تہیہ کیا تھا کہ مجھے خوبصورت عورت نہیں بلکہ خوب سیرت عورت بننا ہے۔" لیلیٰ نے بیٹھے بیٹھے پیروں کو ہیل سے آزاد کیا۔

"مجھے۔۔۔ مجھے معاف کر دو لیلیٰ! میں نے تمہارا بہت دل دکھایا ہے۔" وہ اچانک رندھی ہوئی آواز میں بولی

"میرے دل میں تمہارے لیے کچھ ہے ہی نہیں تو معافی کیسی؟ میں روزرات کو سونے سے پہلے سب کو معاف کر کے سوتی ہوں گل! زندگی کی کوئی ضمانت نہیں اور میں اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔"

"چلو تم اب آرام کرو، میں نے بھی کن باتوں میں لگا دیا تمہیں۔" وہ ہنستے ہوئے اس کا گال تھپتھپا کر اٹھ گئی، جبکہ سوچوں میں جکڑی ماہ گل وہیں بیٹھی رہ گئی۔

ooooo

وہ حسبِ معمول کچن میں کھڑی دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی جب کان کے قریب وہی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"او میری لیلیٰ۔۔۔ لیلیٰ۔۔۔ لیلیٰ۔۔۔"

وہ اپنی بھاری آواز میں گنگناتا اس کا رخ اپنی طرف موڑ گیا۔

"گیس کرو کہ آج کیا ہوا؟" اس کے چہرے سے اس کی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

"میں بتاتا ہوں، میری جاب لگ گئی ہے بینک میں۔" اس نے پلٹتے ہوئے پیچھے پڑے مٹھائی کے ڈبے سے ایک گلاب جامن نکال کر اس کے منہ میں رکھتے پر جوش ہوتے کہا، لیلیٰ خوشی سے چیخ اٹھی۔

"واقعی؟ افف اللہ! میں نا کہتی تھی مجتبیٰ، اللہ آپ کو آپ کی محنت کا پھل لازمی دے گا۔" لیلیٰ کی خوشی کا واقعی کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

"میں تائی کو بتا کر آتی ہوں۔" وہ دونوں ہاتھوں میں ایک ایک گلاب جامن پکڑتی بولی، گلاب جامن ویسے بھی اس کے پسندیدہ تھے۔

"کدھر لیلیٰ میڈم! پہلے میرا منہ تو میٹھا کروادو۔" وہ اس کے دوپٹے کا پلو پکڑ کر شوخی سے بولا

"جی نہیں، یہ میرے ہیں، آپ خود نکال کر کھالیں۔" لیلی نے کہتے ساتھ ہی ایک گلاب جامن منہ میں ڈالا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کوئی بات نہیں، میں اپنا منہ خود میٹھا کر لیتا ہوں۔" وہ آگے بڑھا اور بڑی شوخ سی جسارت کر گیا، لیلی نے شرما کر پہلو بدلا۔

"میری زندگی میں آنے کا، اسے مہکانے کا، سنوارنے کا، اسے جنت بنانے کا شکریہ!" وہ اس کا ماتھا چومتا بولا تو وہ مان سے گردن اکڑا گئی۔

معاشرے کی ساری دلیلیں دھری کی دھری رہ گئی تھیں۔ مرد کی جیب میں پیسہ نہیں تھا اور عورت کے پاس حسن نہیں تھا، مگر وہ شادی کامیاب ٹھہری تھی کیونکہ ان دونوں نے دنیا کی بجائے اللہ کی راہ کو چن لیا تھا، اور اللہ کی راہ جو چن لیتے ہیں، اللہ خود ان کی راہ سے کانٹے ہٹا کر وہاں پھول بچھا دیتا ہے۔

«««««ختم شد»»»»»

Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور
معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔
شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842